

20782- کیا پوتا اپنے دادے کا وارث بنے گا؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا والد زندہ ہو اور اپنے پیچھے اولاد جھوڑے تو اس کی اولاد دادے کے وارث نہیں بنیں گے، میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ آیا یہ شریعت اسلامیہ کے مطابق صحیح ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی غیر عادلانہ تقسیم کا حکم دیں اور خاص کر اس صورت میں اور پھر یہ یتیم بچے تو بہت زیادہ دیکھ بھال کے محتاج ہیں، اگر یہ حکم واقعی صحیح ہے تو پھر اس کے لیے کچھ شرط ہونی ضروری ہیں۔

تو کیا اس مسئلہ کو شریعت اسلامی کے احکام وراثت سے قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں وضاحت کرنا ممکن ہیں؟

پسندیدہ جواب

آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ باپ فوت ہو جانے کی صورت میں اس کی اولاد اپنے دادا کے وارث نہیں بنیں گے صحیح ہے لیکن اس کی ایک شرط ہے کہ فوت ہونے والے دادے کا کوئی ایک یا ایک سے زیادہ بیٹا زندہ ہو تو اس صورت میں پوتے بیٹے کی موجودگی جو کہ ان کا بچا بننا ہے دادے کی وراثت سے محروم ہونگے۔

لیکن اگر دادے کا کوئی بیٹا زندہ نہیں تو پوتے دادا کے وارث ہونگے۔

اور عام لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ پوتے اپنے والد کا حصہ حاصل کرینگے اجماع کے خلاف ہے اس بنا پر کہ وراثت کی شرط میں شامل ہے موروث (یعنی جس کا وارث بنا ہے) کی موت کے بعد وارث زندہ ہو، لہذا جب بیٹا پہلے ہی فوت ہو چکا ہے تو یہ مستحل ہے کہ بعد میں مرنے والے والد کی وراثت میں اس کا حصہ ہو۔

المسئاج کی شرح تحفۃ المحتاج (402/6) میں مذکور ہے کہ: (اگر دو قسمیں اٹھی ہو جائیں) یعنی صلبی اولاد اور بیٹے کی اولاد یعنی پوتے (لہذا اگر صلبی اولاد میں اگر بیٹا ہو) اکیلا ہو یا لڑکی کے ساتھ (تو پوتے محروم ہو جائیں گے) اجماع کے مطابق۔

لیکن جس حالت میں پوتے وارث نہیں بنیں گے اس میں ان کے لیے ایک تنہائی حصہ میں سے وصیت کرنا مستحب ہے اور خاص کر جب وہ محتاج اور فقراء ہوں تو وصیت مستحب ہے۔

اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

پوتے دادا کی وراثت کے ایک شرط کے ساتھ وارث بنیں گے کہ اس کا کوئی بیٹا زندہ نہ ہو اور اگر اس کا بیٹا زندہ ہو (چاہے یہ بیٹا ان کا والد ہو یا ان کا بچا) تو وہ پوتے وارث نہیں بنیں گے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے۔

اور مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس کا اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر دیا ہے وہ عادلانہ ہے اور اس میں حکمت و رحمت ہے اگرچہ اسے اس کا علم نہیں اور اس کے لیے وہ پوشیدہ ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے وہی چیز مشروع کرتا ہے جس میں ان کی صلاح و کامیابی اور فلاح و سعادت ہے فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے سختی نہیں﴾ البقرة (185)

اور دوسرے مقام پر فرمایا :

﴿اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے﴾۔ النساء (28)

اور ایک مقام پر فرمایا :

﴿سو قسم ہے آپ کے رب کی یہ اس وقت تک مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ تسلیم کر لیں اور پھر آپ ان میں جو فیصلہ کر دیں اس سے وہ اپنے دلوں میں کسی بھی قسم کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ تسلیم کر لیں﴾۔ النساء (65)

اور سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا یا در کھو جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا وہ صریح اور واضح گمراہی میں پڑے گا﴾۔ الاحزاب (36)

اور سورۃ مائدہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

﴿یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے کرنا والا اور کون ہو سکتا ہے؟﴾۔ المائدہ (50) مزید تفصیل کے لیے آپ مندرجہ ذیل سوال نمبروں کے جوابات ضرور دیکھیں : (1239)(13932)(22466)

واللہ اعلم.